۷۳۵ھ میں قاہرہ (مصر) میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ و شیوخ :

شیخ زین الدین عراقی، ابن ملوک، ابن قطر دانی اور ابن قیم ضیبائیہ سے استفادہ کیا۔
آپ نے شیخ زین الدین عراقی کے ساتھ تقریباً تمام عمر گزار دی، جہاں بھی شیخ زین الدین عراقی گئے آپ اُن کے ہمراہ ہوتے تھے۔

حفظ، ضبط، ثقاہت اور عدالت میں ممتاز تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ جو کہ آپ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے اور جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ دُنیا میں ان کے بعد دوسرا کوئی حافظ ان کی ٹکر کا پیدا نہیں ہوا، فرماتے ہیں:

" امام ابی بکر الہیثمی ائمہ حدیث میں سے تھے"۔

تصنیف میں آپ کی مشہور مجمع الزوائد ہے، حدیث میں یہ آپ کی شہرۂ آفاق کتاب ہے، اسی کتاب کی وجہ سے آپ کی شہرت اور مقبولیت ہے۔

مولانا بدر عالم میرٹھی لکھتے ہیں:

> "مجمع الزوائد ان کی مشہور ترین تصنیف ہے۔ اس کتاب میں تینوں معجم مسند امام احمد، بزار اور ابو یعلیٰ کے زوائد جمع کیے ہیں۔ راویوں پر جرح و قدح اور روایات پر صحیح و ضعیف کا تفصیلی حکم لگایا گیا ہے۔ ابن حبان اور عجلی کی کتاب الثقات جمع کر کے حروف معجم اور کتاب الحلیہ کو ابواب کی شکل میں مرتب کر دیا ہے۔ (ترجمان السنہ ج ۱ ص ۲۷۱)

مجمع الزوائد دس جلدوں میں مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ (ایضاً ص ۲۷۱)

امام منذریؒ

ولادت ۵۸۱ھ وفات ۶۵۶ھ

نام عبدالعظیم بن عبدالقوی، کنیت ابو محمدؒ، لقب زکی الدین۔

۵۸۱ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور اپنے جدّ امجد سعید المنذری کے نام سے مشہور و معروف ہوئے۔

اساتذہ و شیوخ :

آپ کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد طویل ہے۔

بعض مشہور اساتذہ یہ ہیں:

امام عبدالمجیب بن زہیر (۶۰۴ھ) امام ربیعہ بن الحسن بن علی الیمنی (م ۶۰۹ھ) امام ابوعبداللہ البناء (م ۶۱۲ھ) امام الحسن بن محمد بن الحسن (م ۶۲۷ھ) امام محمد بن عمر بن یوسف القرشی الانصاری (م ۶۳۱ھ) اور مہذب الدین محمد بن علی المحلی الادیب الشاعر۔ (م ۶۴۲ھ) (تذکرۃ الحفاظ ذہبی، طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۳۲)

تلامذہ:

آپ کے تلامذہ و مستفیدین کا حلقہ بھی بہت وسیع ہے۔

تاہم چند مشہور تلامذہ یہ ہیں:

حافظ دمیاطی، ابن الظاہری، ابن دقیق العید، شیخ الاسلام عزّ الدین بن عبدالسلام۔ (طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۲)

تحصیلِ علم کے لیے سفر:

آپ نے ابتدائی تعلیم مصر میں استاذِ حدیث ابوعبداللہ　　سے حاصل کی جیسا کہ صاحب شذرات الذہب نے آپ کا یہ قول نقل کیا ہے:

"ھو اول شیخ سمعت منہ الحدیث!"

اس کے بعد آپ نے تحصیلِ علم کے لیے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، دمشق، خراسان اور اسکندریہ کے سفر کیے اور ہر جگہ اہلِ علم سے استفادہ کیا۔

حفظ و ثقاہت:

حفظ و ضبط اور ثقاہت و عدالت میں آپ کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ ائمۂ فن اور تذکرہ نویسوں نے آپ کی ثقاہت و عدالت اور حفظ و ضبط پر اتفاق کیا ہے اور آپ کو الحافظ الکبیر الامام اور شیخ الاسلام کے القاب سے موسوم کیا ہے۔

شیخ الاسلام حافظ عزّ الدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں کہ:

"شیخ زکی الدین المنذری فن حدیث میں عدیم المثال تھے۔ حدیث کے صحیح و سقیم و معلول کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اس کے احکام و معانی اور اس کی مشکلات کو حل کرنے میں پوری مہارت رکھتے تھے اور اس کے لغات اور ضبطِ الفاظ میں کامل تھے۔ احادیث کے لفظی فروق پر گہری نظر تھی۔ نہایت

متقی اور پرہیزگار اور قانع انسان تھے۔ (طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۱۰۹)

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"۔۔۔۔۔۔ حتی فاق اھل زمانہ فیہ"

(البدایۃ والنہایۃ ج ۱۳ ص ۲۱۲)

فنِ حدیث میں دائم الاشتغال اور منہمک رہتے یہاں تک کہ اپنے اہلِ زمانہ سے سبقت لے گئے۔

علامہ عبدالحی الکتانی المغربی (م ۱۳۸۲ھ) لکھتے ہیں:

"اذا علمتم بالحدیث انہ فی تصانیف المنذری صاحب الترغیب والترھیب فاوردوہ مطمئنین"

(الرحمۃ المرسلۃ فی شان حدیث البسملۃ)

جب تمہیں کسی حدیث کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ یہ حافظ منذری مصنف الترغیب والترہیب کی کسی کتاب میں ہے تو اسے بے کھٹکے نقل کر لو۔

تصانیف:

آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ حدیث، فقہ، تاریخ اور رجال پر متعدد کتابیں آپ کے قلم سے نکلیں۔

ا۔ مختصر سنن ابی داؤد:

حافظ ابن القیم الجوزی اس کے متعلق لکھتے ہیں:

"حافظ زکی الدین المنذری نے اس (سنن) کا بڑا اچھا اختصار کیا ہے۔ میں نے بھی اسی نہج پر اس کو مرتب (مہذب) کیا ہے اور جن علل وغیرہ پر انہوں نے سکوت کیا تھا، ان پر بھی کلام کیا ہے اس لیے کہ منذری اس کو مکمل نہیں کر سکے تھے۔ (شرح سنن ابی داؤد ابن قیم)

مختصر صحیح مسلم:

حضرت والاجاہ نواب صدیق حسن خاں قنوجی رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) نے اس کی شرح السراج الوہاج کے نام سے لکھی ہے۔

(مقدمۃ السراج الوہاج ص ۳)

علامہ ابن کثیر آپ کی شرح سنن ابی داؤد کے متعلق لکھتے ہیں:

"وھو احسن اختصارا من الاول!" (البدایہ والنہایۃ)

مختصر صحیح مسلم سے سنن ابی داؤد کا اختصار زیادہ عمدہ ہے۔

الترغیب و الترہیب:

حدیث میں آپ کی یہ شہرۂ آفاق کتاب ہے اور امام منذری کی شہرت و مقبولیت اسی کتاب کی وجہ سے ہے۔

سبب تالیف:

امام منذری اس کتاب کی وجہ تالیف یہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک نیک نجیب شاگرد نے مجھ سے یہ تمنا ظاہر کی کہ میں ترغیب و ترہیب کے موضوع پر ایک جامع کتاب املا کرادوں جو اسناد و علل کی بحثوں سے خالی ہو اور اپنے موضوع پر حاوی ہو۔ ان کی درخواست پر مصنف نے استخارہ کیا اور اس کے بعد یہ کتاب املا کرادی جس میں صرف وہی حدیثیں جمع کی ہیں جن میں صراحت کے ساتھ ترغیب و ترہیب یعنی نیک اعمال پر اجر و ثواب اور بدعملیوں پر سزا اور عذاب کا مضمون تھا۔" (مقدمہ ترغیب و ترہیب)

امام صاحب نے اس کتاب میں احادیث کی سندوں کو حذف کر دیا ہے اور صرف راوی سے حدیث سے شروع کی ہے اور جن کتابوں سے حدیث لی ہے اس کتاب کا نام دے دیا ہے۔

کتاب کے ماخذ:

امام صاحب نے جن کتابوں سے روایات لی ہیں ان میں چند ایک کے نام مقدمہ میں درج کیے ہیں اور بہت سے ماخذوں کا ذکر نہیں کیا۔

وہ ماخذ جن کا ذکر مقدمہ میں کیا گیا ہے:

الموطا لامام مالک، مسند امام احمد، صحیح البخاری، صحیح المسلم، سنن ابی داؤد، کتاب المراسیل لابی داؤد، جامع الترمذی، السنن الکبری للنسائی، کتاب الیوم واللیلۃ للنسائی، سنن ابن ماجہ، المعجم الکبیر للطبرانی، المعجم الاوسط للطبرانی، المعجم الصغیر للطبرانی، مسند ابو یعلی موصلی، مسند ابی بکر بزار، صحیح ابن حبان، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، صحیح ابن خزیمہ۔

۱۹۔ مکاید الشیطان

۲۰۔ کتاب الصمت
۲۱۔ کتاب العزلۃ
۲۲۔ کتاب الجوع
۲۳۔ ذم البغیۃ
۲۴۔ کتاب الاولیاء
۲۵۔ اصطناع المعروف
۲۶۔ کتاب المرض والکفارات

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس المعروف بابن ابی الدنیا۔
۲۰۸ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے، بہت بڑے محدث تھے، مشہور عباسی خلیفہ المعتضد کے اتالیق بھی رہے۔ ۲۸۱ھ میں آپ نے وفات پائی۔
(بستان المحدثین ص ۱۱۰)

شعب الایمان[۲۷] للبیہقی، کتاب[۲۸] الزہد الکبیر للبیہقی، الترغیب[۲۹] والترہیب لابی القاسم الاصبہانی۔

مزید ماخذ:

درج ذیل ماخذ امام صاحب نے اپنے مقدمہ میں ذکر نہیں کیے۔
یہ ماخذ مولانا محمد عبداللہ طارق دہلوی رفیق ندوۃ المصنفین نے ترتیب دیے ہیں۔
جامع[۳۰] الاصول لرزین بن معاویہ العبدری، الکامل لابن[۳۱] عدی
کتاب[۳۲] الزہد عبداللہ بن مبارک، زوائد کتاب[۳۳] الزہد عبداللہ بن مبارک از حسین بن حسین المروزی، کتاب[۳۴] البر عبداللہ بن مبارک، کتاب[۳۵] الصلوٰۃ محمد بن نصر المروزی
کتاب[۳۶] الصلوٰۃ لابن حبان صاحب الصحیح، کتاب[۳۷] الصلوٰۃ لابن ابی عاصم،
التاریخ[۳۸] لامام البخاری، تاریخ[۳۹] مصر لابن یونس، کتاب[۴۰] الضعفاء امام بخاری
کتاب[۴۱] الضعفاء لابن حبان صاحب الصحیح، عمل[۴۲] الیوم واللیلہ لابن السنی
مسند[۴۳] الفردوس لابی المنصور الدیلمی، زوائد[۴۴] المسند لامام العبداللہ بن احمد
کتاب[۴۵] السنۃ لابن ابی عاصم، کتاب[۴۶] العلم لابی عمرو بن عبدالبر
حلیۃ[۴۷] الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی، کتاب[۴۸] الثواب لابن حیان
المصنف[۴۹] لابی بکر بن ابی شیبہ، المصنف[۵۰] لعبدالرزاق
السنن[۵۱] للدارقطنی، السنن[۵۲] للدارمی
کتاب[۵۳] الاربعین ابی عبدالرحمن السلمی، معرفۃ[۵۴] الصحابہ لابی نعیم اصبہانی
کتاب[۵۵] السواک لابی نعیم الاصبہانی، کتاب[۵۶] القاسم بن اصبغ
ابن جریر[۵۷] الطبری

ابوحفص عمر بن شاہین، ہبۃ اللہ الطبری۔ (نمبر ۵۸ تا ۶۰)
(ان کے نام سے روایت نقل کی ہے، کتاب کے نام کا ذکر نہیں کیا)
کتاب الایمان لابی بکر بن ابی شیبہ، مکارم الاخلاق للخرائطی
تفسیر القرآن لابی بکر بن مردویہ، تفسیر القرآن لارم بن ابی ایاس
تفسیر القرآن لاسحاق بن راہویہ، شرح السنۃ البغوی
کتاب التوبیخ ابن حبان، السنن لابی داؤد الطیالسی
فضائل القرآن، ابی حفص بن شاہین، کتاب الضحایا ابن حبان
کتاب الشمائل امام ترمذی، کتاب البعث والنشور بیہقی
الفریابی (کتاب کا نام نہیں لکھا، صرف نام سے روایت نقل کی ہے)
الصحیح ابی عوانہ، المستخرج البرقانی، کتاب العلل دارقطنی
الادب المفرد امام بخاری، صفۃ الجنۃ ابی نعیم الاصبہانی، کتاب الرویہ بیہقی

شروح وحواشی تعلیقات وتلخیصات

الترغیب والترہیب اگرچہ کوئی دقیق فنی کتاب نہ تھی جس کے سمجھنے کے لیے شروح و حواشی ناگزیر ہوں لیکن اس کے باوجود بہت سے حضرات نے اس پر کام کیا ہے اور اس کے متعدد شروح وحواشی لکھے ہیں۔

۱۔ شیخ الاسلام حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے اس کی تلخیص کی ہے۔ اس تلخیص میں حافظ صاحب نے ضعیف روایات بالکل حذف کر دی ہیں اور صحیح احادیث میں جو ایک ہی مفہوم کی متعدد روایات تھیں ایک دو روایت لے کر باقی حذف کر دی ہیں۔

۲۔ امام العلامہ برہان الدین ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن محمود بن بدر الحلبی الدمشقی الشافعی المعروف بالقبابی (م ۹۰۰ھ) نے اس کی شرح لکھی۔ یہ شرح بہت علمی اور مفید معلومات کا خزانہ ہے۔

۳۔ شیخ مصطفٰے بن محمد عمارہ نے الفتح الجدید فی شرح جواہر احادیث الترغیب والترہیب کے نام سے ایک حاشیہ لکھا۔ یہ حاشیہ مصر سے شائع ہو چکا ہے۔

تراجم:

اس کتاب کے ترجمے بہت سے علماء نے کیے جن میں سے اکثر نامکمل رہے اور جتنا کسی نے ترجمہ کیا اتنا ہی چھپ گیا۔

اب ندوۃ المصنفین دہلی نے انتخاب الترغیب والترہیب کے نام سے اس کا ترجمہ شائع کرنا شروع کیا ہے۔ مترجم مولانا محمد عبداللہ طارق دہلوی ہیں جنھوں نے ترجمہ کے ساتھ ساتھ ہر حدیث کی تشریح بھی کی ہے۔

پہلی جلد کے شروع میں تذکرہ مصنف، الترغیب والترہیب کا تعارف، اہل علم کی طرف سے کتاب کی خدمات، روایات فضائل میں محدثین کی نرمی اور اس کے متعلق چند ضروری تنبیہات، متعلقات فن حدیث کے بیان میں دین میں سنت کا مقام، اسلاف کی نظر میں سنت کا مقام، سنت کی حفاظت، اور تذکرہ محدثین کے عنوان سے ایک جامع مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب کی ابھی تک ۴ جلدیں شائع ہوئی ہیں۔ ۸ جلدوں میں مکمل کتاب شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ اس کی پہلی تین جلدیں اشرف اکیڈمی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور سے بھی شائع ہو چکی ہیں ۔ دہلی ایڈیشن کا فوٹو اسٹیٹ ہے۔

امام منذری الترغیب والترہیب میں لکھتے ہیں:

"اور اگرچہ ہم اسلاف کی سیرت تفصیل سے بیان کریں تو کئی جلدیں تیار ہو جائیں لیکن یہ ہماری کتاب کی شرائط کے موافق نہیں ہے۔ ہم نے تو یہ کچھ تھوڑا سا محض ضمنی طور پر بغرض تبرک لکھوا دیا ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۴ ص ۲۲۶، ۲۲۷)

وفات:

۶۵۶ھ میں مصر میں انتقال کیا۔ رحمہ اللہ تعالی